ترکی زبان میں ترجمہ وتفسیر قرآن کریم کی تاریخ

صدرالدین بن عمر کوموش
ترجمہ: مسعودالرحمٰن خاں ندوی

ترکی زبان ان قدیم زبانوں میں ایک ہے جس میں قرآن کریم کے معانی کا ترجمہ ہوا ہے۔ دسویں صدی عیسوی میں اسلام میں داخل ہونے کے ایک صدی بعد ہی ترکوں نے پورے قرآن شریف کا ترجمہ کرلیا تھا اور ہمارا خیال ہے کہ اسلام میں داخلہ کی ابتدا سے بھی انھوں نے بعض آیات اور نماز میں پڑھنے کی چھوٹی سورتوں کا ترجمہ کیا ہوگا، اس لیے کہ وہ نماز میں پڑھی ہوئی سورتوں اور آیتوں کو سمجھنا اور لوگوں کو سمجھانا چاہتے ہوں گے، چنانچہ اسلامی ترکی آثار قدیمہ میں سورۃ الفاتحہ کی تفسیر کا ایک ایسا ترجمہ موجود ہے جس کا تعلق ابتدائی اسلامی عہد سے ہے۔

کسی بھی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ کرنے والے کے لیے بے شک یہ ضروری ہے کہ وہ اہلِ علم اور صاحبِ فکر و ماہر زبان ہو، ترک اسلام سے پہلے بھی ایک اللہ، موت کے بعد زندگی، والدین کے ساتھ نیک سلوک اور طہارت وغیرہ کی اسلامی اقدار جیسی اچھی باتوں پر یقین رکھتے تھے، اس لیے وہ اسلامی اصولوں وتعلیمات سے بہت دور نہیں تھے۔ اس کے باوجود ہم کو یہ نہیں معلوم ہے کہ ترکی زبان میں ابتدا میں کس نے اور کب ترجمۂ قرآن کا مستحسن قدم اٹھایا، اس لیے کہ اس وقت ہمارے کتب خانوں میں ترجمہ قرآن مجید کے جو نسخے موجود ہیں وہ اصلی نہیں بلکہ ان سے منقول ہیں، جن میں صاحبِ ترجمہ کا ذکر ہے نہ ان کے زمانہ کا، اس کے باوجود یہ کہا جاتا ہے کہ ابتدائی ترجموں کا تعلق چوتھی پانچویں صدی ہجری/ دسویں صدی عیسوی کی انتہا اور گیارہویں صدی عیسوی

کی ابتدا سے ہے۔

اسلام سے پہلے ترک اویجوری (اویغوری) حروف استعمال کرتے تھے اور اسلام کے بعد عربی حروف اور لاطینی حروف استعمال کیے گئے، ان تینوں حروف میں انھوں نے معانی قرآن کے ترجمے کیے، ہمارے پاس موجودہ ترجموں میں خاص طور سے عربی اور لاطینی حروف کے تراجم کی تعداد زیادہ ہے۔ ان ترجموں کی زبان سے قبل ہم یہاں ترجمہ اور تفسیر، پھر نوعیت، اس کے بعد حروف کی حیثیت سے گفتگو کریں گے، نیز معانی قرآن کریم اور تفسیروں کے بارے میں بتائیں گے۔

اول: ترکی زبان میں قرآن کریم کے ترجمے

(الف) نوعیت کے اعتبار سے ترجمہ قرآن کی دو قسمیں ہیں: حرفی ترجمہ (بین السطور میں) اور تفسیری ترجمہ

۱-حرفی ترجمہ

اس ترجمہ میں پہلے قرآن شریف کی نص (عبارت) لکھی جاتی ہے، پھر دوسری سطر میں ہر کلمہ (لفظ) کے نیچے ترکی زبان میں اس کے معنی لکھے جاتے ہیں، اس طرح کے ترجمہ میں جملہ کے ترکیب میں ترکی زبان کے قواعد کی رعایت ہوتی ہے نہ لسانی سلیقہ و منطق کی، وضاحت بھی بہت کم بعض جگہوں پر صرف حاشیہ میں ہوتی ہے۔ ترکوں نے یہ طریقہ فارسی ایرانیوں سے اخذ کیا تھا اس لیے کہ وہ ترکوں سے پہلے ایسا ہی کرتے تھے، پھر یہ طریقہ ایشیا کے مہاجر علماء کے واسطہ سے مرکزی ایشیا سے اناطولیہ (ANATOLIA) پہنچا، اس کے آٹھ نسخے ترک و اسلامی آثار قدیمہ میوزیم (TURK ISLAM ESERLERI MILZESI) میں ہیں، جو چودھویں صدی عیسوی کی انتہا یا پندرہویں صدی عیسوی کی ابتدا میں ترجمہ ہوئے تھے۔ اور قونیہ (KONYA) کے مولانا میوزیم میں چغتائی لہجہ کا ایک ترجمہ نمبر ۱۲۹/ ۴۲۶۶ ہے جو ۱۴۹۰ء کے بعد کا ہے، اور نقل کی تاریخ ۹۵۱ھ/۱۵۴۲ء ہے۔ ایک اور ترجمہ ترک واسلامی آثار قدیمہ میوزیم (نمبر ۴۰) میں بڑے

عالم ملاّ فناری محمد بن حمزۃ (وفات ۸۳۴ھ/ ۱۴۳۱ء) کا ہے، جس کے ترجمہ کی تاریخ ۸۴۲ھ/۱۴۲۴ء ہے، احمد طوبال اوغلو نے اس کو ایڈٹ کر کے لاطینی حروف میں شائع کر دیا ہے۔ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ ترکی زبان میں قرآن شریف کے جزئی یا کلی ترجمے اور تفسیریں بہت زیادہ ہیں اور بیرونِ ترکی کتب خانوں میں ان کے نسخے پائے جاتے ہیں جیسے جزائر، ڈرسڈن، لیڈن، میونخ، برلن، ویٹیکن، ویانا، لندن وغیرہ۔

۲-تفسیری ترجمہ

ترکی زبان میں ترجمۂ قرآن کا دوسرا طریقہ تفسیری ترجمہ ہے، یہ وضاحتی/توضیحی ترجمہ ہوتا ہے، یہ ترجمہ بیشتر ان چھوٹی سورتوں کا ہوتا ہے جو نماز میں زیادہ پڑھی جاتی ہیں اور سورہ یٰسین اور المُلک وغیرہ سورتوں کا، ان کے بارے میں ہم آئندہ بات کریں گے۔

(ب) تحریر میں استعمال ہونے والے حروف کی حیثیت سے معانی قرآن کے ترجموں کی تین قسمیں ہیں: اویغوری، عربی اور لاطینی۔

۱-اویغوری حرف میں ترجمے

اسلام سے پہلے ترک اویغوری حرف استعمال کرتے تھے، اس لیے ابتدا میں ان حروف میں قرآن کریم کے معانی کا ترجمہ ضرور ہوا ہوگا، لیکن ان حروف میں الفاتحہ سے الناس تک قرآن شریف کا مکمل ترجمہ موجود نہیں ہے، ان حروف میں صرف بعض قرآنی آیات کا ترجمہ ملتا ہے جیسے ادیب احمد بن محمود یوکنکی کی کتاب عتبة الحقائق میں درج ذیل بعض آیات کا صرف اویغوری حروف، اور بعض کا اویغوری اور عربی دونوں حروف میں ترجمہ ہے: آل عمران کی آیات ۱۳۴، ۱۴۶، ۱۸۵، النحل کی آیت ۹۶، الحج کی آیت ۶۱، الزخرف کی آیت ۳۴، انشراح کی آیات ۵-۶۔

۲-عربی خط میں ترجمے

جب ترک اسلام میں داخل ہوئے تو انھوں نے اویغوری حروف چھوڑ کر عربی حروف اختیار کیے، اور ان ہی میں جس طرح اپنی کتابیں لکھنا شروع کیں اسی طرح قرآن

مجید کے معانی کے ترجمے بھی تحریر کیے۔ دسویں صدی عیسوی کے وسط میں اسلام میں داخل ہونے کے بعد ترکوں کو ان کے نئے دین کی تعلیمات جاننے کے لیے ان کے مصدر قرآن شریف کے معانی کے ترجمے کی ضرورت محسوس ہونا فطری بات تھی، لیکن قرآن جیسی کتاب کا ترجمہ کرنا آسان بات نہ تھی، اس کے لیے ان کو کئی مراحل سے گذرنا تھا:

فارسی ترجمہ کا مرحلہ

پہلے امیر منصور بن نوح (۳۵۰-۳۶۵ھ/ ۹۶۱- ۹۷۶ء) کے زمانہ میں خراسان اور ماوراء النہر کے علماء پر مشتمل ایک علمی ادارے نے تفسیر طبری کے خلاصہ کے ساتھ قرآن کے معانی کا فارسی زبان میں ترجمہ کیا۔ پروفیسر ذکی ولیدی طوغان نے کہا ہے: اس علمی ادارے میں ترک علماء بھی تھے، انھوں نے اسی وقت فارسی ترجمہ کے واسطہ سے قرآن کا ترجمہ ترکی زبان میں کیا تھا۔ یہ ترجمہ ایک ایک لفظ کے لحاظ سے بین السطور میں تھا یعنی ہر عربی لفظ کے نیچے ترکی لفظ لکھا گیا تھا۔ فارسی ترجمہ قرآن کے حوالہ سے پروفیسر فؤاد کو پرولو کا خیال ہے: ترکی زبان میں مکمل قرآن کا ترجمہ پانچویں صدی ہجری کی ابتدا/ گیارہویں صدی عیسوی کے نصف اول میں اس طرح ہوا جیسے ہم نے اوپر ذکر کیا کہ پہلے تفسیر طبری کے خلاصہ کے ساتھ قرآن کریم کے معانی کا ترجمہ فارسی زبان میں ہوا، پھر تقریباً ایک صدی بعد اس فارسی ترجمہ سے ترکی زبان میں منتقل ہوا۔ یہ عربی سطور کے بیچ میں حرفی ترجمہ تھا، یعنی ہر عربی لفظ کے نیچے ترکی لفظ لکھا گیا تھا، افسوس کہ یہ ترجمہ ہم تک نہیں پہنچا ہے، اس لیے اس سے متعلق ہماری معلومات تھوڑی ہیں۔ ہم قطعی طور پر اس کے مترجم کو جانتے ہیں نہ تاریخ ترجمہ کو، لیکن اس کے مشتملات کو اس لیے جانتے ہیں کہ ہمارے پاس اس ترجمہ کے نسخے موجود ہیں، جن سے اس کی زبان اور خصوصیات سے واقفیت ہوتی ہے۔ پروفیسر ذکی ولیدی طوغان نے ۱۹۱۴ء میں بخاریٰ میں اس ترجمہ کے ایک نسخہ کا انکشاف کیا تھا، یہ نسخہ اصل نسخہ سے منقول ہے، لیکن ناقص (غیر مکمل) ہے اور اس کا کاتب اور تاریخ کتابت نامعلوم ہے، لیکن طوغان، بروکو، کو پرولو اور ایٹن جیسے علماء

نے اس پر بحث کی ہے اور اسے جانچا پرکھا ہے۔ اس ترجمہ کا دوسرا نسخہ ترک اِسلامی آثار قدیمہ میوزیم میں (نمبر ۷۳) ہے۔ اس کا کاتب محمد بن الحجاج دولت شاہ الشیر ازی ہے، اور تاریخ کتابت ۷۳۴ھ/۱۳۳۳ء ہے۔

ترکی مشرقی زبان کا مرحلہ

یہ ترجمہ ترکی مشرقی زبان (اوغوزلہجہ) میں ہے، اس کا مطالعہ عبدالقادر اور طوغان نے کیا ہے اور اس مطالعہ میں بہت اچھی معلومات پیش کی ہیں۔ ایک اور نسخہ کتب خانہ حکیم اوغلی علی باشا میں (نمبر ۹۵۱) ہے، جس کی کتابت کی تاریخ ۷۶۴ھ/۱۳۶۳ء ہے، مگر اس کا کاتب نامعلوم ہے، اور ایک ایک نسخہ مانچیسٹر کے FOHN RYLAMDS کتب خانہ اور BRITISH MUSÉUM میں (OR9515) ہے، مگر یہ دونوں نسخے ناقص ہیں، ان کا مطالعہ پروفیسر طوغان اور اینان نے کیا ہے، اور اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ وہ دونوں پانچویں (یا چوتھی) صدی ہجری کے ترجمہ سے منقول ہیں۔ طوغان کو ایک اور نسخہ لینن گراڈ کی روسی علوم کی اکیڈمی کے معہد الشرقیات کی لائبریری میں ملا، مگر اس کا کاتب اور تاریخِ کتابت نامعلوم ہے۔ یہ سب بین السطور حرفی ترجمے ہیں، یعنی ان میں ترکی قواعد زبان کے لحاظ کے بغیر ہر عربی لفظ کے نیچے ترکی لفظ درج ہے، جس کی وجہ سے بیش تر عربی اصل کی طرف رجوع کے بغیر جملہ کے معنی سمجھ میں نہیں آتے۔

الف-سلاجقہ کا دور

سلجوقیوں کو اپنی زبان کی زیادہ فکر نہیں تھی، وہ علم وادب اور سرکاری محکموں میں عربی اور فارسی زبانیں استعمال کرتے تھے، اس لیے اس زمانہ میں ترکی زبان میں قرآن کریم کا کوئی ترجمہ موجود نہیں ہے۔

ب-طوائف الملوک کا دور

اس زمانہ میں خاص طور سے کرمان اور ترک عثمانی بادشاہوں نے اپنی زبان سے دلچسپی لی، اس لیے ترکی زبان میں بہت سی کتابیں لکھی گئیں، جن میں قرآن کریم کے

معانی کے جزئی اور مکمل ترجمے بھی تھے۔ ابتدا میں ظاہر ہے کہ چھوٹی سورتوں اور سورہ یٰسین اور سورہ الملک کے ترجمے ہوئے، پھر پورے قرآن کے ترجمے ہوئے اور تفاسیر لکھی گئیں۔ فیکلٹی آف آرٹس کی لائبریری میں نمبر ۴۵ پر سورہ الملک کی ایک تفسیر ہے، جس کی تالیف کی تاریخ ۷۳۰ھ/ ۱۳۳۳ء ہے۔ اور سورہ الملک کا ایک ترجمہ کتب خانہ بوردور میں نمبر ۱۲۳۴ پر ہے، اس کی کتابت کی تاریخ ۱۳۲۲ء ہے۔

ج - عثمانیوں کا عہد

اگرچہ قدیم عثمانی مدارس میں ترکی زبان رائج نہیں تھی لیکن ہمارے کتب خانوں میں قرآن کی سورتوں اور آیتوں کے ترکی زبان میں بہت سے ترجمے اور تفسیریں ملتی ہیں جیسے یٰسین، الملک، الفاتحہ کی تفسیریں، اور بعض آیات کے ترجمے۔ یہ خاص طور سے سلیمانیہ مکتبہ کے شعبہ تفسیر میں ترکی زبان میں موجود ہیں۔ شیخ اسماعیل بن احمد الآنقروی (وفات ۱۰۳۸ھ/ ۱۶۲۸ء) کی ترکی زبان میں تفسیر الفاتحہ ہے اور محمد حلبی النکساری (وفات ۱۲۲۵ھ/ ۱۸۱۰ء) کا نماز میں پڑھی جانے والی چھوٹی سورتوں کا ترجمہ اور تفسیر ہے۔

عثمانی مملکت کے قیام (۱۲۹۹ء) کے ایک صدی کے بعد ترکی زبان میں قرآن کے ترجمہ وتفسیر کی ابتدا ہوئی، چنانچہ استنبول، بروسہ اور اناطولیہ وغیرہ کے کتب خانوں میں ان ترجموں کے نسخے محفوظ ہیں۔

د- تنظیمات کا دور

ابھی ہم نے ذکر کیا کہ عثمانی مدارس میں عربی زبان علم کی زبان تھی، اور علماء نے اس سے ترجموں کا کام شروع کر دیا تھا، مگر تنظیمات کے زمانہ میں یہ بات پسند نہیں کی گئی، اس لیے کہ ترک اپنی زبان میں قرآن کریم کے معانی سمجھنا اور اپنی اولاد کو پڑھانا چاہتے ~~تھے~~ لیکن ان کو ترجمہ سے اس خوف کی وجہ سے منع کیا جاتا تھا کہ کہیں ترکی زبان ہی میں وہ نماز کی قراءت نہ کرنے لگیں۔ پھر سلطان الحمید دوم کی مشروطیہ ثانیہ (۱۹۰۸ء) کے بعد بہت سے علماء جیسے شیخ الاسلام موسیٰ کاظم، احمد جودت پاشا، برکت زادہ اسماعیل حقی وغیرہ نے ترکی زبان میں قرآن کے ترجمہ کو جائز قرار دیا، یہاں تک کہ احمد جودت پاشا نے

خودسورہ یوسف کی بہت سی آیات کا ترجمہ کیا، اور سری پاشا نے سورہ فرقان کی تفسیر وترجمہ دوجلدوں میں اور سورہ یوسف کی تفسیر وترجمہ تین جلدوں میں کیا، اور شیخ الاسلام موسیٰ کاظم کی صفوۃ البیان کے نام سے ایک ترجمہ وتفسیر ہے جس میں صرف سورۃ الفاتحۃ اور سورہ البقرۃ کی تفسیر ہے، اور برکت زادہ نے پورے قرآن شریف کا ترجمہ أنوار القرآن کے نام سے کیا ہے۔

نماز میں ترجمہ کی قراءت کا مسئلہ

نماز میں بعض لوگ قرآن کے ترجمہ کی تلاوت کرنا چاہتے تھے، لیکن بعض علماء جن میں سرفہرست شیخ الاسلام مصطفیٰ صبری آفندی تھے نے اس کی شدید مخالفت کی، ترکی میں اٹھنے والی یہ بحث عالم اسلامی کے ممالک خاص طور سے مصر میں بھی پھیل گئی، اس لیے کہ تمام عالم اسلام میں مصر ہی اس طرح کے مسائل پر بحث ونظر کے لیے زیادہ تیار تھا، چنانچہ محمد فرید وجدی نے الأدلّة العلمية على جواز ترجمة القرآن إلى اللغة الأجنبية کے نام سے ایک کتاب لکھی، جس میں ترجمہ قرآن اور نماز میں اس کی قراءت کی تحریک کا دفاع کیا۔

لیکن شیخ الاسلام مصطفیٰ صبری اور محمد رشید رضا اس تحریک کے خلاف تھے، اس لیے انھوں نے فرید وجدی اور ان جیسے دیگر علماء کے جواب میں مقالات وکتابیں تحریر کیں، دیگر مصری علماء نے بھی اس مباحثہ میں حصہ لیا اور کتابیں ورسالے لکھے جیسے شیخ محمد شاکر کی کتاب القول الفصل في ترجمة القرآن الكريم اور شیخ محمد حسنین مخلوف کا رسالہ حكم ترجمة القرآن الكريم و قراء تها و كتابتها بغير اللغة العربية ، اور شیخ محمود شلتوت کا رسالہ ترجمة القرآن ونصوص العلماء فيها، اور شیخ مصطفیٰ مراغی کی بحث ترجمة القرآن الكريم وغیرہ علماء مصر کی اس موضوع پر مختلف قیمتی تحریریں۔ ان علماء کا خیال تھا کہ ترجمہ خاص طور پر ترجمۂ قرآن اصل کی جگہ نہیں لے سکتا، اس لیے کہ وہ ایسا کلامِ الٰہی ہے جس میں بہت سے مختلف ومتنوع معانی ومفاہیم ہوتے ہیں، چونکہ ترجمہ

ان سب کا احاطہ نہیں کرسکتا اس لیے بہت سے معانی و مفاہیم کے ضائع ہونے کا خطرہ ہے، نیز قرآن مجید ایک معجزہ بھی ہے جس کی مثال تالیف وترجمہ کے لحاظ سے کوئی بشر نہیں پیش کرسکتا۔ مگر ان سب کے باوجود یہ علماء تفسیری ترجمہ کے قائل و داعی تھے تاکہ اللہ کی کتاب میں جو پیغام واحکام وتعلیمات ہیں لوگ ان کو سمجھ سکیں، ان علماء میں خاص طور سے شیخ مراغی غیر عربی زبانوں میں تعلیم وتربیت کے لیے ترجمۂ قرآن کی ضرورت پر اصرار کرتے تھے، اس لیے کہ غیر عرب مسلمان عربی زبان نہیں سمجھتے۔

۵- جمہوری دور

ترکی جمہوریہ کے اعلان کے بعد تھوڑی مدت میں متعدد ترجمے شائع ہوئے لیکن مترجمین میں ترجمہ کی صلاحیت نہیں تھی، اس لیے کہ وہ عربی جانتے تھے نہ ان اسلامی علوم و فنون کی کافی واقفیت حاصل تھی، بلکہ ستم ظریفی یہاں تک پہنچی کہ ان میں سے بعض نے انگریزی یا فرنچ ترجموں کے واسطہ سے ترکی میں قرآن شریف کے ترجمہ کا شوق پورا کیا تھا، یہ حالت جاری تھی اور اس کے خلاف عوامی جذبات بھڑک رہے تھے، تو بعض ممبران پارلیمنٹ نے اس مسئلہ میں دخل دے کر پارلیمنٹ سے یہ فیصلہ کرایا کہ امور دینی کے صدر محکمہ کی نگرانی میں ترکی زبان میں ترجمہ وتفسیر قرآن کریم تیار کیے جائیں، پھر تلاش وجستجو کے بعد تفسیر کا کام محمد حمدی بازیر اور ترجمہ کا کام مشہور شاعر اسلام محمد عاکف کے سپرد ہوا، اس کام کے لیے محمد عاکف اس لیے بھی مناسب ترین تھے کہ وہ عربی اور ترکی دونوں زبانوں کے ماہر ہونے کے ساتھ علوم اسلامی سے واقف اور دیندار آدمی تھے، اور اس سے پہلے بھی انھوں نے بعض قرآن آیات کا نثر ونظم میں ترجمہ کیا تھا، اور اپنے بعض دوستوں کے لیے سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ کر چکے تھے۔ بہر حال محمد عاکف نے مصر میں قرآن کریم کے ترجمہ کا کام اس کی بلاغت وفصاحت کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا، مگر جب ان کو یہ معلوم ہوا کہ ترکی حکومت چاہتی ہے کہ لوگ نماز میں عربی کے بجائے ترکی زبان میں قراءت کرنے لگیں تو انھوں نے اپنے ترجمہ قرآن کو نہ صرف یہ کہ ترکی نہیں بھیجا، بلکہ اپنی موت

کے بعد اس کو جلا ڈالنے کی وصیت کی اور وہ حسب وصیت جلا دیا گیا پُر تفسیر کے ساتھ ترجمہ کا کام بھی عظیم عالم محمد حمدی بازیر ہی کے سپرد ہوا اور انھوں نے دونوں کی تکمیل بھی کردی، اوران کا تیار کیا ہوا ترجمۂ قرآن کریم ۱۹۳۵-۱۹۳۸ء کے دوران نو جلدوں میں شائع ہوا۔

۳- لاطینی حروف میں ترجمے

جس طرح ترکوں نے بہت سے یادگار تحریریں اور یجوری اور عربی حروف میں لکھیں اسی طرح قرآن کریم کے معانی بھی ان دونوں حروف میں تیار کیے لیکن ترکی جمہوریہ کے قیام کے بعد ۱۹۲۸ء میں عربی حروف پر پابندی کے ساتھ لاطینی حروف اختیار کیے گئے، چنانچہ لاطینی حروف میں قرآن کا ترجمہ بھی ہونے لگا۔

لاطینی حروف میں پہلا ترجمۂ قرآن کریم اسماعیل حقی ازمیری کا ترجمہ "معانی قرآن" کے نام سے تھا، پھر ترجمہ پر ترجمے ہوتے گئے یہاں تک کہ ان کی اتنی تعداد ہوگئی کہ ان کا شمار ہمارے بس کی بات نہیں، اوراب بھی ترکی زبان میں ترجموں کی تعداد دن بہ دن بڑھ رہی، کوئی برس ایسا نہیں گذرتا کہ اس میں موجودہ ترجموں میں ایک یا زیادہ کا اضافہ نہ ہوتا ہو۔ اب آخری زمانہ میں تو یہ ترجمے AUDIO-TAPES / CASSETES کے ذریعہ پھیل گئے ہیں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ قرآن مجید کے ترجمے اورتفسیریں سینٹرل ایشیا کی زبانوں میں بھی ہوئے ہیں جیسے تاتاری، آذری، اوزبکی، قازاقی زبانیں، اور شیخ خلیفہ آلتامی کا قازاقی زبان میں ترجمہ IRCICA استنبول کی جانب سے ۱۹۹۰ء میں شائع ہوچکا ہے۔

دوم: ترکی زبان میں تفسیروں کے ترجمے

ترکی زبان میں تراجم قرآن کریم کے ساتھ واضح تفسیریں بھی لکھی گئیں، ترک مسلم علماء نے اپنی زبان میں قرآن شریف کے صرف ترجمہ پر اکتفاء نہیں کیا، بلکہ پہلے انھوں نے عربی زبان کی سابق تفاسیر کے ترجمہ کے ساتھ عربی زبان میں خود ترکوں کی لکھی ہوئی تفسیروں کے ترجمے بھی کیے، اس تفسیری ترجمہ کے کام میں انھوں نے آیات کریمہ کی وضاحت کے لیے طویل جملوں کا طریقہ اختیار کیا، ذیل میں بعض ترجمہ کی ہوئی تفسیری

کتابوں کے نام درج ہیں:

۱-**تفسیر القرآن**: از ابواللیث نصر بن محمد بن احمد سمرقندی حنفی (وفات ۳۷۳ھ/۹۳۳ء)

اس تفسیر کی ترجیح کی وجہ یہ تھی کہ اس کے مؤلف ترکی الاصل اور حنفی المذہب تھے، نیز یہ تفسیر حجم کے اعتبار سے متوسط اور عبارت کے لحاظ سے واضح ہے، اس تفسیر کے تین بار الگ الگ ترجمے ہوئے:

الف) شہاب الدین احمد بن محمد حنفی مشہور بہ ''عربشاہ'' (وفات ۸۵۴ھ/۱۴۵۰ء) کا ترجمہ تفسیر کے مذکورہ بالا نام کے ساتھ

ب) موسیٰ ازنیقی (وفات ۸۳۳ھ/۱۴۳۰ء) کا ترجمہ

ج) نامعلوم مؤلف کا ترجمہ بنام: **جواھر الأصداف**

۲-**التفسیر الکبیر یا مفاتیح الغیب**: از فخر الدین رازی

اس کے بعض اجزاء کا ترجمہ سری پاشا کریدی بعنوان: **سرّ القرآن** کیا ہے۔

۳-**المواھب العلیة**: از حسین بن علی کاشفی (وفات ۹۰۳ھ/ ۱۴۹۸ء)۔

اس کے دو ترجمے ہوئے:

الف) ابوالفضل محمد بن ادریس بدلیسی کا ترجمہ

ب) اسماعیل فرّوخ آفندی (وفات ۱۲۵۶ھ/۱۸۴۰ء) بعنوان: **تفسیر المواھب**

۴-**التبیان فی تفسیر القرآن**: از خضر بن عبدالرحمٰن ازدی (وفات ۷۷۳ھ/ ۱۳۷۱ء)

اس کا ترجمہ محمد تفسیری عیفتابی مشہور بہ ''دباغ زادہ'' نے کیا۔

۵-**التأویلات النجمیة الکبری**: از ابوالجناب احمد بن عمر نجم الدین (وفات ۱۲۲۱ء)۔

اس کا مختصر ترجمہ شاہ محمد بن احمد بن احمد مناستری (وفات ۱۶۴۲ء) نے کیا۔

۶-**التبیان**: از نشوان بن سعید بن سعد بن ابی حمیر (وفات ۵۷۳ھ/ ۱۱۷۸ء)۔

اس کا ترجمہ سلطان محمد الرابع عثمانی کے عہد کے عالم محمد بن دبّاغی سواسی نے کیا۔

۷-**فتح الرحمٰن**: از قطب الدین احمد بن عبدالرحیم شاہ ولی اللہ دہلوی (وفات ۱۷۶۲ء)۔

اس فارسی ترجمہ قرآن کا ترجمہ محمد خیر الدین خاں ہندی حیدرآبادی نے بعنوان:

التفسیر الجمالی علی التنزیل الجلالی کیا۔

۸-**تفسیر القرآن العظیم یا تأویلات قاشانیۃ**: از کمال الدین عبد الرزاق قاشانی سمرقندی (وفات ۸۸۷ھ/ ۱۴۶۸ء)، یہ تفسیر ابن عربی (وفات ۶۳۸ھ/ ۱۲۴۰ء) سے بھی منسوب ہے۔ اس کا ترجمہ علی رضا طوقسان یدی نے بعنوان: ترجمۂ تفسیر قاشانی کیا۔

۹-**فی ظلال القرآن**: از سید قطب (وفات ۹/اگست ۱۹۶۶ء)

اس کا ترجمہ امین سراج، اسماعیل حقی شنکولار اور ڈاکٹر بکر قارلیغا نے اصل کتاب کے نام ہی سے کیا۔

۱۰-**تفسیر آیات الأحکام**: از محمد علی سالیس۔

اس کا ترجمہ نعیم اردوغان اور احسان طوقصاری نے کیا۔

۱۱-**تفسیر القرآن العظیم**: لذ ابوالفداء اسماعیل بن کثیر۔

اس کا ترجمہ ڈاکٹر بکر قارلیغا اور ڈاکٹر بدر الدین جتین اُر نے کیا۔

۱۲-**خلاصۃ البیان فی تفسیر القرآن**: از محمد وہبی آفندی (۱۸۶۱-۱۹۴۹ء)، ترکی زبان میں یہ بڑے حجم کی تفسیر ہے، اس میں معتبر تفسیروں سے مختصر معلومات نقل کی گئی ہیں جیسے تفسیر طبری، کشاف، مفاتیح الغیب وغیرہا۔ دقّت رسی کے طالب نکات کی طرف یہ تفسیر خاص طور سے متوجہ کرتی ہے، اس کی تالیف ۱۹۱۵ء میں مکمل ہوئی، ۱۳۴۱ھ/ ۱۹۲۲ء میں شائع ہوئی، اور چار ایڈیشن نکل چکے ہیں۔

۱۳- **الدین الحق ولسان الحق** (HAK DINI KURAN DILI): از محمد حمدی بازیر (۱۸۷۷-۱۹۴۲ء)، یہ مخطوط تفسیر جمہوری عہد میں تیار ہونے والی ترکی تفسیروں میں بڑی وقعت رکھتا ہے، یہ جمہوری عہد کے اوائل میں پارلیمانی فیصلہ کے مطابق ترجمۂ قرآن کریم اور اس کی مختصر تفسیر کی حیثیت سے تیار ہو کر استنبول سے ۱۹۳۵-۱۹۳۹ء میں نو حصوں میں طبع ہوئی تھی، پھر ۱۹۷۹ء میں دوبارہ چھپی۔ اس سے استفادہ آسان بنانے کی غرض سے اس کو دو علمی کمیٹیوں نے معاصر زبان میں از سر نو ڈھالا، اور دس اجزاء میں ۱۹۹۲ء میں گویا منقح ایڈیشن شائع ہوا۔

۱۴-اَحکام القرآن (KURAN AHKAMI): از شیخ جلال یلدرم (صاحب تفسیر **القرآن العصری فی ضوء العلم**)۔

اس کتاب میں مؤلف نے احادیث نبوی سے استشہاد کے ساتھ آیاتِ احکام سے استنباط کی ہوئی ائمہ فقہ کی آراء ذکر کی ہیں۔ یہ کتاب دار بہار استنبول سے دوحصوں میں ۱۹۷۱-۱۹۷۲ء میں شائع ہوئی، پھر دوبارہ ۱۹۸۵ء میں نیا ایڈیشن نکلا۔

۱۵-**المعانی العالیة للقرآن الکریم وتفسیرہ باللغة الترکیة** (KURAN-I KERRIM MEAL-I ALISI VE TEFSIRI): از شیخ عمر نصوحی بیلمنؒ (سابق صدر ترکی دینی امور اور سلطان محمد الفاتح مسجد کے مدرس برائے عوام) جو اپنے عہد کے مشہور عالم اور نمایاں شخصیت کے مالک تھے، تفسیر سے متعلق ان کی ایک مطبوع کتاب بنام: **تاریخ التفسیر و طبقات المفسرین** ہے، ترکی کے متأخر فقہاء میں ان کا شمار ہے۔

مذکورہ بالا تفسیر مختصر تفاسیر میں سے ہے، پہلی بار استنبول سے آٹھ حصوں میں ۱۹۳۶-۱۹۶۶ء کے دوران شائع ہوئی، پھر ۱۹۸۵ء، ۱۹۹۰ء اور ۱۹۹۲ء میں اس کے نئے ایڈیشن نکلے، اس کے بعد اس کو صدر الدین کوموش اور محسن دمیر جی نے روزمرہ استعمال زبان میں ڈھالا، اور دار اُیک سے آٹھ حصوں میں شائع ہوئی۔

تفاسیر کے خلاصے

۱۶- تفسیر القرآن الکبیر (BNYUK KURAN TEFSIRI): از شیخ علی اُرسلانؒ (سابق مفتی صوبہ تا کیرداغ، اور استنبول کے واعظ)۔

یہ ترکی تفسیر اکسٹھ حصوں میں ۱۹۸۳ء میں مکمل ہوئی، اور اسی سال استنبول سے شائع ہوئی، بعد میں اس کا دوسرا ایڈیشن بھی نکلا۔

۱۷-**التفسیر المعاصر للقرآن الکریم** (YUCE KURANIN CAGDAS TEFSIRI): از سلیمان اُتش (استنبول یونیورسٹی کی الٰہیات فیکلٹی کی تدریسی ممبر، اور انھوں نے ترکی اور بیرون کی مختلف یونیورسٹیوں میں پہلے تدریس کا کام انجام دیا ہے)۔

مذکورہ بالا تفسیر پندرہ برسوں (۱۹۷۳-۱۹۸۸ء) میں جدید مناہج کے مطابق

تیار ہوئی اور استنبول سے بارہ حصوں میں متعدد بار شائع ہوئی۔

۱۸- معانی القرآن الکریم وتفسیرہ (KURAN-I KERIM MEALI VE TEFSIRI): از طلعت قوج بیغیت اور اسماعیل جراح اُوغلو (اُنقرہ کی الٰہیات فیکلٹی کے تدریسی عملہ کے رکن)۔

اس تفسیر کے چھ حصے تیار ہونا تھے، لیکن دو حصے ہی شائع ہوئے، پہلا حصہ دونوں مؤلفین نے تیار کیا ہے، جب کہ دوسرا حصہ صرف اول الذکر نے، دونوں حصے سورہ الفاتحہ سے لے کر سورہ النساء کی آیت نمبر ۱۱۶ تک پہنچے ہیں، اس کی زبان واضح اور آسان ہے، اور اسلوب قارئین کے لیے سہل وقابل قبول ہے۔

۱۹- تفسیر القرآن العصری فی ضوء العلم (ILMIN ISINDA ASRIN KURAN): از جلال ییلد ریم (دینی امور کے محکمہ کے رکن)۔

اس تفسیر کو انھوں نے آسان زبان میں تالیف کیا ہے، بعض آیات کی ہمارے زمانہ کے سائنسی نتائج کے لحاظ سے تفسیر کی ہے، ایسا منہج اختیار کیا ہے جو ہمارے زمانہ کی نوخیز نسل کے جوانوں کو پسند آتا ہے، روایت کے مقابلہ میں درایت پر زیادہ توجہ کی ہے، پہلی بار استنبول سے ۱۹۹۱ء میں شائع ہوئی تھی، پھر مختلف برسوں میں کئی بار طبع ہوئی۔

۲۰- روح القرآن

یہ صوفی اشاراتی تفسیروں میں سے ہے، محمود اُستاہ عثمان اوغلو (استنبول کے فاتح علاقہ کی مسجد اسماعیل آغا کے امام وخطیب) کی صدارت میں اہل علم کی ایک کمیٹی اب بھی اس کام میں مشغول ہے، اب تک اس کے صرف چار حصے شائع ہوئے ہیں، پہلا طبعہ استنبول سے ۱۹۹۱ء میں نکلا تھا۔

۲۱- تفسیر الشفاء للقرآن الکریم (KURAN-I KERIM ŞIFA TEFSIRI): از محمود طویطاش (واعظ استنبول)۔

یہ تفسیر پبلک کے لیے شیخ محمود طویطاش کے تفسیری دروس کی ریکارڈنگ پر مشتمل ہے، جو انھوں نے امین اونو محافظہ کے دار الافتاء کے تابع مسجد قاسم باشا الجزری کے لیکچرز

ہال میں ۱۹۸۹ء سے دیے تھے۔اس تفسیر کے تین حصے ۱۹۹۳- ۱۹۹۵ء کے دوران شائع ہوئے ہیں جن میں سورہ ہود تک کی تفسیر بیان ہوئی ہے۔

۲۲- تفہیم القرآن: از ابوالأعلیٰ مودودی

اس تفسیر کو مشہور مفکر عظیم پاکستانی علامہ مولانا مودودی نے ۱۳۶۱- ۱۳۶۸ھ/ ۱۹۴۲- ۱۹۴۸ء میں لکھا تھا، اور ترکی زبان میں اس کا ترجمہ ایک کمیٹی نے کیا، پھر استنبول کے ناشر دارالانسان نے سات حصوں میں ۱۹۸۶ء، ۱۹۸۸ء اور ۱۹۹۱ء میں شائع کیا۔

۲۳- تفسیر الفرقان: از محمد کسکین (مترجم)

یہ تفسیر شیخ محمد محمود حجازی کی التفسیر الواضح کا ترکی ترجمہ ہے، اس میں لغوی الفاظ کی تشریح کو اولیت دی گئی ہے، آیات قرآنی کے درمیان مناسبت، اسباب نزول اور فقہی احکام کے بیان کی طرف توجہ آسان و معتدل اسلوب میں دی گئی ہے۔ چھ حصوں میں دارالعلم، استنبول سے ۱۹۸۸-۱۹۸۹ء میں شائع ہوئی اور بعد میں دوبارہ چھپی۔

۲۴- الأساس فی التفسیر: از محمد بشیر أریارسوی (مترجم)

یہ تفسیر شامی عالم سعید حوی کی عربی تفسیر کا ترجمہ ہے، اس میں تفسیر ابن کثیر اور تفسیر نسفی سے استفادہ کے ساتھ آیات کے درمیان مناسبت اور موجودہ زمانہ کے اجتماعی و ثقافتی مسائل کے قرآنی حل کے بیان کا اہتمام کیا گیا ہے اور آیات کی تفسیر میں قسم، فصل، فقرہ اور طائفہ کی سرخیاں قائم کی گئی ہیں۔ یہ سولہ حصوں میں پہلے دار صفّہ، پھر دار شامل استنبول سے ۱۹۸۹ء میں شائع ہوئی۔

۲۵- صفوة التفاسیر: از صدرالدین کوموش اور ندیم ییلماز (مترجمین)

یہ سوریا کے معاصر عالم محمد علی الصابونی کی تفسیر ہے، اس میں متعدد تفاسیر سے مدد لی گئی ہے اور اسباب نزول، لغوی تشریح، آیات کے مابین مناسبت، بلاغت، ادبی صنعت اور نکات و لطائف کا اہتمام کیا گیا ہے۔ دارالانصار، استنبول نے سات حصوں میں پہلے ۱۹۹۰ء میں پھر ۱۹۹۳ء میں اس کی اشاعت کی۔

۲۶- تنویر الأذهان من تفسیر روح البیان لاسماعیل حقی البروسی (وفات

۱۱۳۷ھ/ ۲۵ ۱۷ء):

محمد علی صابونی نے تحقیق کے ساتھ چار حصوں میں اس کی تلخیص کی تھی اور عربی میں بیروت سے ۱۹۸۸ء میں شائع ہوئی تھی، پھر ترکی میں اس کا ترجمہ ایک کمیٹی نے کیا اور اس کو دس حصوں میں دار داملا، استنبول نے ۱۹۹۵ء میں شائع کیا گیا۔

۲۷- تفسیر آیات الأحکام (KURAN-I KERIMIN AHKAM TEFSIRI): از مظہر طاش کسفلی اوغلو (مترجم)

یہ کتاب محمد علی صابونی کی روائع البیان من تفسیر آیات الأحکام کا ترجمہ ہے، وہ شرعی احکام بیان کرنے والی آیات، اوران احکام سے متعلق فقہی مذاہب کی آراء پر مشتمل ہے۔ دو حصوں میں دار شامل، استنبول سے ۱۹۷۴ء میں شائع ہوئی۔

۲۸- تفسیر الطبری: از محمد کسکین (مترجم)

ابن جریر طبری کی تفسیر کا تحقیق کے ساتھ خلاصہ محمد علی صابونی اور صالح احمد رضا نے عربی میں بعنوان: مختصر تفسیر الطبری کیا تھا، تفسیر بالروایہ کے مطابق تالیف کی گئی اولین تفسیر ہے۔ اس کا ترکی ترجمہ دار شعلہ، استنبول سے چھ حصوں میں شائع ہوا۔

۲۹- تفسیر المراغی:

جدید منہج کے مطابق یہ مصری عالم احمد مصطفیٰ مراغی کی بڑی مبسوط تفسیر ہے، مختلف تفسیروں کی مدد سے اس میں سائنسی انکشافات کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ اس کے تیس حصے ہیں جو دس جلدوں میں پہلی بار ۱۹۶۵ء میں شائع ہوئے۔

۳۰- التفسیر المنیر:

سوریا کے معاصر عالم وہبہ زحیلی کی یہ بڑے حجم کی تفسیر ہے، اس میں روایت و درایت کے ساتھ واضح اسلوب میں آیاتِ احکام پر زیادہ توجہ مرکوز کی گئی ہے، فی الوقت اس کا ترجمہ دار الرسالۃ، استنبول کی ایک کمیٹی ڈاکٹر خلیل ابراہیم قوتلای کی نگرانی اور تصحیح میں کر رہی ہے۔

(ہفت روزہ المجتمع، کویت، شمارے ۱۹۲۷-۱۹۲۹، صفحات ۴۸-۴۹، ۴۶-۴۷، ۴۸-۴۹)